فسادِ فی الارض کا انجام

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد :

قرآن کریم ایک ابدی اور لازوال کتاب ہے اور اس نے رنگ ونسل ذات پات اونچ اور نیچ کی تمیز کے بغیر عالم انسانیت کو ایک پیغام دیا ہے اور ایک ضابطہ حیات متعین کیا ہے ۔ انسانیت کی فلاح کا جو نسخہ قرآن نے دیا ہے وہ یہ ہے ”لاتفسدوا فی الارض“ (زمین میں فساد نہ پھیلاؤ) کیونکہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا ۔ ایک مقام پر ارشاد فرمایا :

وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ
وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ (سورۃ البقرہ : ۲۰۵)

”اور جب وہ پیٹھ پھیر جاتا ہے تو اس کوشش میں رہتا ہے کہ زمین پر فساد کرے اور کھیتی اور جانوروں کو تلف کرے ، درآنحالیکہ اللہ تعالیٰ فساد کو (بالکل) پسند نہیں کرتا۔“

یہ اس لیے کہ نسل انسانی ”الخلق عیال اللہ“ (حدیث نبوی) کے اصول کے ماتحت اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اور کنبے کے خالق کو اپنے کنبے کا ہر فرد عزیز ہوتا ہے ۔ جب کوئی قوم یا فرد اس اصول کی خلاف ورزی کرتا ہے تو گویا وہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کو چیلنج کرتا ہے ۔ کچھ دنوں تک تو اللہ اپنے حلم کے سبب مہلت دیتا ہے لیکن پھر جب گرفت کرتا ہے تو آپ جانتے ہیں کہ :

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ (سورۃ البروج : ۱۲)

”بے شک تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے ۔“

روس نے اپنے سُپر پاور ہونے کے گھمنڈ میں افغانستان میں اپنی فوجیں داخل کر دیں اس کا اصل پروگرام صرف افغانستان پر تسلط جمانے کا نہیں تھا بلکہ وہ افغانستان کے راستے جنوبی ایشیا میں داخل ہو کر پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنا چاہتا تھا ۔ مگر افغان قوم بڑی باغیرت قوم ہے جب ایک مرتبہ ہتھیار اٹھا لیتی ہے تو اپنی آزادی، مذہب اور عقیدے کے تحفظ کے لیے سب کچھ قربان کر دیتی ہے سب جانتے ہیں کہ تقریباً پندرہ لاکھ افغانوں نے جامِ شہادت نوش کیا پچاس لاکھ کے قریب افغان مہاجر بنے ۔ ان کی کھیتیاں اور باغات نیست و نابود ہو گئے لاکھوں ٹن بارود ان کی بستیوں پر برسایا گیا مگر آزادی کی جنگ تا حال جاری ہے ۔ مجاہدین قربانیاں دے رہے ہیں ۔ شہید جنرل ضیاء الحق مرحوم نے موقع کی نزاکت کو بھانپ لیا اور انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ افغان مجاہدین دراصل پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں انہوں نے افغان مجاہدین کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا حتیٰ کہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان کا نذرانہ بھی پیش کر دیا ۔ مگر خونِ شہیداں رنگ لایا اور روس جیسی سُپر پاور دُم دبا کر افغانستان سے بھاگی ۔ اس وقت افغانستان کے محاذ پر روسی سامانِ حرب کی مدد سے ڈاکٹر نجیب اللہ مجاہدین سے نبرد آزما ہے مگر نجیب اللہ کے اقتدار کی کشتی میں بے شمار سُوراخ ہو چکے ہیں ہر بالغ نظر آدمی جانتا ہے کہ یہ کشتی ڈوب کر رہے گی کیونکہ ہتھیار ہتھیار کا مقابلہ تو کر سکتا ہے ۔ ہتھیار ایمان کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔

اب آئیے ذرا تھوڑی دیر کے لیے روس کے اندرونی حالات پر نظر دوڑائیں ۔ وہ سوویت روس جس نے ستّر برس تک اپنے عوام کو بے وقوف بنایا ۔ کے جی بی کے وحشت ناک اقدامات نے افکار و اظہار پر پہرے بٹھائے مذہب کو افیون کہا گیا اور الحاد کی تعلیم لازمی قرار دی گئی مگر ستّر برس کے بعد مشرق کا یہ "ہبل" اوندھا ہو کر گر پڑا ۔ اس وقت روس شکست و ریخت کا شکار ہے بالٹک ریاستوں نے آزادی کا اعلان کر دیا ہے اور مشرقی یورپ آزاد ہو چکا ہے ۔ رومانیہ اور ہنگری میں قیامت خیز انقلابات آ چکے ہیں چند مسلم جمہوریتوں نے بھی آزادی کا اعلان کیا ہے باقی مسلم جمہوریتیں اعلانِ آزادی کی تیاری کر رہی ہیں ۔ ابھی ابھی روس میں ایک بغاوت ہوئی ہے جسے بورس یلسن نے فرو کیا ۔ اس کے بعد گورباچوف اور بورس یلسن کے درمیان اختلافات ہو گئے ۔ آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ خونِ شہیداں رنگ لائے گا اور دنیا کی بہت بڑی سُپر طاقت تباہ و برباد ہو جائے گی ۔ اس وقت روس کے اصحابِ اقتدار کاسۂ گدائی لیے امریکہ اور مغربی ریاستوں کے دروازے

پر کھڑے بھیک مانگ رہے ہیں وہ روس جو کبھی اربوں ڈالر کی امداد اپنے حلیف ممالک کو فراہم کرتا تھا آج اس طرح کی معاشی حالت میں گرفتار ہے کہ

ع دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

اللہ تعالیٰ نے تکبر کا سر کچل دیا جس نے غرور کا سر فخر سے بلند کیا تھا آج اپنے دشمنوں کے آستانے پر سجدہ ریز ہے۔ وہ مذہبی آزادی جو ستر برس تک مسلوب رکھنے کے بعد روس مطمئن ہو چلا تھا کہ اب روس سے اسلام کا جنازہ نکل چکا ہے، پھر کروٹیں لے رہی ہے اسلام اب سمرقند و بخارا میں انگڑائی لے کر اٹھ رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے ؎

مژدہ اے پیمانہ بردار خمستانِ حجاز!
بعد مدت کے ترے رندوں کو پھر آیا ہے ہوش
پھر یہ غوغا ہے کہ لاساقی شرابِ خانہ ساز
دل کے ہنگامے مئے مغرب نے کر ڈالے خموش
آسماں ہوگا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے